

اس کتاب کے جملہ حقوق ترجمہ، نقل و اشاعت محفوظ ہیں

جمادی الاول ۱۴۱۸ھ ستمبر ۱۹۹۷ء

تحلیات نبوتؐ

ترجمہ

رَوْضَةُ الْأَنْوَارِ فِي سَيَرَةِ النَّبِيِّ الْمَخْتَلَا

تألیف
مولانا صفی الرحمن مبارکپوری
مؤلف: الحق الحق الحق



دارالافتاء

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ریاض - لاہور



دارالافتاء

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۷۳۳ ریاض ۱۱۴۱۶ مملکت سعودی عرب
فون نمبر ۲۰۳۳۹۶۲ فیکس ۲۰۲۱۶۵۹

(برایچ پاکستان)

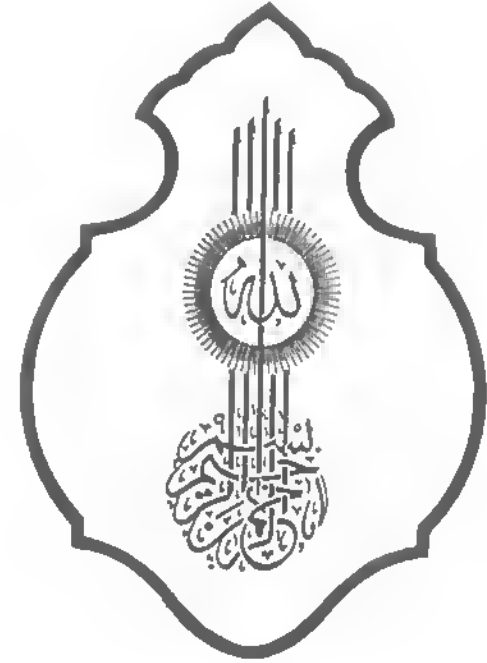
دارالافتاء

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

۵۰۔ لورمال نزد ایم اے او کالج لاہور۔ فون: ۲۲۰۰۲۲۰ فیکس ۲۲۵۴۰۴۲
(سیل نمبر) رحمن مارکیٹ (غزنی سٹریٹ) اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست مضامین

۲۶	* نبوت و دعوت	۱۱	عرض ناشر
۲۶	نبوت کے آثار اور سعادت کی جھلکیاں	۱۳	مقدمہ
۲۶	نبوت کا آغاز اور وحی کا نزول	۱۵	* محمد (ﷺ)
۲۸	آغاز نبوت اور نزول وحی کی تاریخ	۱۵	خاندان، نشو و نما اور نبوت سے پہلے کے حالات
۲۹	وحی کی بندش اور دوبارہ نزول	۱۵	نسب نامہ پاک
۳۰	تبلیغ کا آغاز	۱۵	قبیلہ
۳۰	پہلے پل ایمان لانے والے	۱۶	خاندان
۳۳	اہل ایمان کی عبادت و تربیت	۱۸	پیدائش
۳۵	* اسلام کی علانیہ تبلیغ	۱۸	رضاعت
۳۵	قرابت داروں میں تبلیغ	۱۸	حلیہ سعدیہ کی گود میں
۳۶	صفا کی پہاڑی پر	۱۹	حلیہ کے گھر میں برکات کی بارش
۳۸	حاجیوں کی آگاہی کیلئے قریش کے مشورے	۱۹	کچھ اور عرصہ حلیہ کے پاس
۴۰	* مقابلے کی مختلف تدبیریں	۲۰	سینہ مبارک چاک کیا جاتا ہے
۴۰	ہنسی اڑانا اور تحقیر و استہزاء میں زیادتی کرنا	۲۰	ماں کی آغوش محبت میں
۴۱	لوگوں کو آپ کی بات سننے سے روکنا	۲۰	دادا کے سایہ شفقت میں
۴۱	شکوہ و شہادت پیدا کرنا اور پروپیگنڈے کرنا	۲۰	چچا کی کفالت میں
۴۲	بحث اور کٹ جھتی	۲۱	ملک شام کا سفر اور بحیرہ راب سے ملاقات
۴۳	* مسلمانوں کو تعذیب	۲۱	جنگ فجار
۵۷	رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکین کا رویہ	۲۲	حلف انفعول
۶۰	قریش اور ابو طالب کے درمیان گفتگو	۲۲	عملی زندگی
۶۱	ابو طالب کو قریش کی دھمکی اور چیلنج	۲۳	ملک شام کا سفر اور حضرت خدیجہؓ کے مال کی تجارت
۶۱	قریش کی عجیب و غریب تجویز اور ابو طالب کا دلچسپ جواب	۲۳	حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے شادی
۶۳	* رسول اللہؐ پر دست درازیاں	۲۳	نبی ﷺ کی حضرت خدیجہؓ سے اولاد
۶۶	دارالارقم	۲۴	بیت اللہ کی تعمیر اور حجر اسود کے جھگڑے کا فیصلہ
		۲۵	نبوت سے پہلے آپ (ﷺ) کی سیرت



۱۹۳	مقوقس شاہ اسکندریہ و مصر کے نام خط
۱۹۴	شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط
۱۹۴	قیصر شاہ روم کے نام خط
۱۹۸	حارث بن ابی شمر غسانی کے نام خط
۱۹۸	امیر بصری کے نام خط
۱۹۹	ہوزہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط
۱۹۹	منذر بن ساوی حاکم بحرین کے نام خط
۲۰۰	شاہان عمان جیسف اور اسکے بھائی کے نام خط
۲۰۲	غزوہ غابہ یا غزوہ ذی قرد
۲۰۳	* غزوہ خیبر
۲۰۵	نظاک کی فتح
۲۰۷	شق کی فتح
۲۰۷	کسبہ کی فتح
۲۰۸	فریقین کے مقتولین
۲۰۸	مہاجرین حبشہ، ابو ہریرہ اور ابان بن سعید
۲۰۸	پہنچنے کی آمد
۲۰۸	خیبر کی تقسیم
۲۰۹	زہریلی بکری
۲۰۹	اہل فدک کی سپردگی
۲۱۰	داوی القریٰ
۲۱۰	اہل حماء کی معالحت
۲۱۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی
۲۱۱	* غزوہ ذات الرقاع
۲۱۱	تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟
۲۱۳	* عمرہ قضاء
۲۱۵	* معرکہ موتہ
۲۱۷	سریہ "ذات السلاسل"
۲۱۸	* غزوہ فتح مکہ
۲۲۰	مکہ کی راہ میں
۲۲۱	ابو سفیان دربار نبوت میں
۲۲۲	مکہ مکرمہ میں رسول اللہ کا داخلہ
۲۲۳	کعبہ کی تطہیر اور اس میں نماز
۲۲۴	آج تم پر کوئی سرزنش نہیں
۲۲۴	بیعت
۲۲۵	مجرمین کے خون رائیگاں قرار دیئے گئے
۲۲۶	فتح کی نماز
۲۲۶	کعبے کی چھت پر اذان بلانی
۲۲۶	مکہ میں رسول اللہ ﷺ کا قیام
۲۲۶	عزنی، سواع اور منات کا خاتمہ
۲۲۷	بنو جذیمہ کے پاس حضرت خالدؓ کی روانگی
۲۲۸	* غزوہ حنین
۲۳۰	مشرکین کا تعاقب
۲۳۱	غزوہ طائف (شوال سنہ ۸ ہجری)
۲۳۲	اموال غنیمت اور قیدیوں کی تقسیم
۲۳۳	انصار کا شکوہ اور رسول اللہ ﷺ کا خطاب
۲۳۳	وفد ہوازن کی آمد (ذی قعدہ سنہ ۸ ہجری)
۲۳۴	عمرہ جعرانہ (ذی قعدہ سنہ ۸ ہجری)
۲۳۴	بنو تمیم کی تادیب اور ان کا قبول اسلام
۲۳۴	بنو طے کے "فلس" کا انہدام اور عدی بن حاتم
۲۳۵	حاتم بن ابی اسلمہ کا قبول اسلام
۲۳۷	* غزوہ تبوک
۲۳۷	رومیوں سے ٹکراؤ کیلئے مسلمانوں کی تیاری
۲۳۸	اسلامی لشکر "راہ تبوک" میں
۲۳۹	تبوک میں بیس دن
۲۳۹	"دومۃ الجندل" کے اکیدر کی گرفتاری
۲۴۰	مدینہ کو واپسی
۲۴۰	مسجد ضرار کا انہدام
۲۴۰	اہل مدینہ کی طرف سے رسول اللہؐ کا استقبال
۲۴۱	مخلفین
۲۴۳	* غزوات کے بارے میں چند کلمات
۲۴۵	* حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حج
۲۴۶	وفود، مبلغین اور دیگر عمال
۲۴۷	قبیلہ عبد القیس کا وفد

۲۴۸	سعد بن بکر کے رئیس ضام بن ثعلبہ کی آمد
۲۵۰	عذرہ اور ملی کا وفد
۲۵۰	بنو اسد بن خزیمہ کا وفد
۲۵۱	تیمب کا وفد
۲۵۱	بنی فزارہ کا وفد
۲۵۲	نجران کا وفد
۲۵۳	اہل طائف کا وفد
۲۵۴	بنو عامر بن صعصعہ کا وفد
۲۵۵	بنو حنیفہ کا وفد
۲۵۶	شاہان حمیر کے قاصد کی آمد
۲۵۷	ہمدان کا وفد
۲۵۷	بنو عبد المداہن کا وفد
۲۵۸	بنو منج کا اسلام
۲۵۸	ازدشنوہ کا وفد
۲۵۸	جریر بن عبد اللہ بکلیؓ کی آمد اور "ذو الخلفہ" کا انہدام
۲۵۹	اسود غنی کا ظہور اور قتل
۲۶۰	* حجة الوداع
۲۶۳	"سریہ" اسامہ بن زیدؓ
۲۶۵	* رفیق اعلیٰ کی جانب
۲۶۵	الوداعی آثار
۲۶۶	مرض کا آغاز
۲۶۶	عہد اور وصیت
۲۶۷	نماز کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانشینی
۲۶۸	جو کچھ تھا سب صدقہ فرما دیا
۲۶۸	حیات مبارکہ کا آخری دن
۲۶۹	نزع رواں اور وفات
۲۶۹	صحابہ کی حیرت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا موقف
۲۷۱	خلافت کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب
۲۷۱	تجین و تکفین اور تدفین
۲۷۳	* خانہ نبوت
۲۷۳	ازواج مطہرات
۲۷۳	(۱) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا
۲۷۳	(۲) حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
۲۷۳	(۳) حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا
۲۷۴	(۴) حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا
۲۷۴	(۵) حضرت زینب بنت خدیجہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا
۲۷۴	(۶) ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا
۲۷۴	(۷) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
۲۷۵	(۸) جویریہ بنت الحارث رئیس بنی المصطلق رضی اللہ عنہا
۲۷۵	(۹) حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا
۲۷۵	(۱۰) حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا
۲۷۵	(۱۱) میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا
۲۷۶	اولاد
۲۷۶	(۱) قاسم رضی اللہ عنہ
۲۷۶	(۲) زینب رضی اللہ عنہا
۲۷۶	(۳) رقیہ رضی اللہ عنہا
۲۷۶	(۴) ام کلثوم رضی اللہ عنہا
۲۷۷	(۵) فاطمہ رضی اللہ عنہا
۲۷۷	(۶) عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۲۷۷	(۷) ابراہیم رضی اللہ عنہ
۲۷۸	* صفات و اخلاق
۲۷۸	چہرہ مبارک اور اس کے متعلقات
۲۷۹	سرگردن اور بال
۲۷۹	اعضاء و اطراف
۲۷۹	قد و قامت اور جسم
۲۷۹	خوشبو
۲۸۰	رفتار
۲۸۰	آواز اور گفتگو
۲۸۰	اخلاق کی ایک جھلک

اور بالخصوص میٹرک تک کے طلبہ سیرت کے باب میں صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ میں نے افادہ عامہ کے لئے ان کی یہ تجویز قبول کر لی اور اللہ سے توفیق و اعانت طلب کرتے ہوئے قرآن کریم، معتمد کتب تفاسیر اور کتب احادیث و سیرت کی مدد سے یہ کام سرانجام دیا۔ واقعات کی داخلی اور خارجی شہادتوں سے بھی استفادہ کیا اور کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو اختصار و انتخاب کے ساتھ روایات کے الفاظ اور سابقین کی زبان استعمال کی جائے اور مجھے امید ہے کہ میں نے بڑی حد تک یہ مقصد پورا کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے اور میرے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنائے آمین۔ «صَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ»

صفی الرحمن مبارکپوری

مدینہ یونیورسٹی، مدینہ منورہ

(۱۲/ شوال ۱۴۱۵ھ)



محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

خاندان، نشوونما اور نبوت سے پہلے کے حالات

نسب نامہ پاک: آپ کا نسب نامہ پاک یہ ہے:

”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔“

عدنان بالاتفاق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ لیکن دونوں کے درمیان کتنی پشتیں ہیں؟ اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟ اس بارے میں بڑا اختلاف ہے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی والدہ کا نام ”آمنہ“ تھا اور ان کے والد وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھے۔ یہ وہی کلاب ہیں جو والد کی طرف سے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نسب نامہ میں آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا اصل نام عروہ، یا حکیم تھا۔ لیکن وہ کتوں کے ذریعہ بکثرت شکار کھیلا کرتے تھے، اس لئے کلاب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ عربی میں کلاب کتوں کو کہتے ہیں۔

قبیلہ: آپ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے، جو پورے عرب میں سب سے معزز قبیلہ تھا۔ قریش دراصل فہر بن مالک یا نضر بن کنانہ کا لقب تھا۔ بعد میں اس کی اولاد اسی نسبت سے مشہور ہو گئی۔ یوں تو اس قبیلے کو ہر دور میں سیادت حاصل رہی۔ لیکن قصی کو ایک منفرد مقام حاصل ہوا۔ اس کا نام زید تھا اور وہ بچپن میں یتیم ہو کر والدہ کے ساتھ ملک شام کے قریب قبیلہ عذرہ میں جا بسا تھا اور وہیں پلا بڑھا بھی تھا۔

لیکن جوان ہو کر مکہ آگیا اور کچھ ہی دنوں کے بعد خانہ کعبہ کا متولی بن گیا۔ یہ قبیلہ قریش کا پہلا شخص تھا جو خانہ کعبہ کا متولی ہوا، متولی ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اسی کے ہاتھ میں خانہ کعبہ کی کبھی ہوتی تھی، وہ جس کے لئے اور جب چاہتا تھا کعبہ کا دروازہ کھولتا تھا۔ علاوہ ازیں قریش مکہ سے باہر آباد تھے، اس نے انہیں اندر لاکر آباد کیا۔ نیز اسی نے حاجیوں کے لئے میزبانی کا طریقہ بھی ایجاد کیا۔ وہ حج کے دنوں میں بڑے پیانے پر کھانا تیار کراتا اور چمڑے کے بڑے بڑے حوضوں میں کھجور، شہد یا کشمش سے میٹھا شراب بنواتا، اور حاجیوں کو پیش کرتا۔ اس نے کعبہ کے شمال میں ”دار الندوہ“ کے نام سے ایک گھر بھی بنایا تھا، جو قریش کی اجتماعی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ یہی ان کی پارلیمنٹ بھی تھی اور اسی میں وہ شادی وغیرہ کی رسمیں بھی انجام دیتے تھے۔ قریش کا جھنڈا اور کمان بھی قصی ہی کے ہاتھ میں تھی۔ چنانچہ لڑائی کا جھنڈا اس کے سوا کوئی نہیں باندھ سکتا تھا۔ وہ بڑا کریم اور عقلمند تھا۔ قریش اس کی بات بے چون و چرا تسلیم کرتے تھے۔

خاندان: آپ کا خاندان آپ کے پردادا ”ہاشم“ کی نسبت سے ”ہاشمی خاندان“ کہلاتا تھا، ان کو قصی کے مناصب میں سے حاجیوں کی میزبانی کا منصب حاصل ہوا، جو ان کے بعد ان کے بھائی مطلب کی طرف منتقل ہو گیا۔ مطلب کے بعد پھر ہاشم کی اولاد کو یہ منصب حاصل ہوا اور اسلام کی آمد تک ان ہی کے ہاتھ میں رہا۔

ہاشم اپنے زمانے کے سب سے عظیم انسان شمار ہوتے تھے۔ انہیں وادی بطناء کا سردار کہا جاتا تھا۔ وہ روٹی توڑ کر گوشت اور شوربے میں بھگوتے اور لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ چونکہ عربی میں اس طرح کسی چیز کے توڑنے کو ہاشم اور توڑنے والے کو ہاشم کہتے ہیں اس لئے ان کا نام ہاشم پڑ گیا، ورنہ ان کا اصل نام عمرو تھا۔ قریش تجارت پیشہ تھے۔ ہاشم نے ان کے لئے جاڑے میں یمن اور گرمی میں شام کا تجارتی سفر منظم کیا اور اس کے لئے دونوں ملک کے ذمہ داروں سے ضمانتیں حاصل کیں۔ اس سفر کا ذکر قرآن مجید کی سورہ قریش میں اللہ تعالیٰ کے ایک بہت بڑے احسان کے طور پر کیا گیا ہے۔

ہاشم ایک بار تجارت کے لئے شام جاتے ہوئے یثرب (مدینہ منورہ) سے گزرے تو وہاں بنو عدی بن نجار کی ایک خاتون سلمی بنت عمرو سے شادی کر لی اور کچھ عرصہ ٹھہر کر ملک شام چلے گئے اور وہیں سر زمین فلسطین کے مشہور شرغزہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی رداگی کے وقت سلمی حاملہ تھیں، بعد میں بچہ پیدا ہوا، جس کے سر کے بالوں میں سفیدی تھی اس لئے اس کا نام شیبہ رکھ دیا گیا۔ یہ بچہ مدینہ میں پرورش پاتا رہا، لیکن مکہ میں ہاشم کے بھائیوں اور خاندان کے دوسرے لوگوں کو اس کا علم نہ تھا۔ آٹھ برس بعد مطلب کو اس کا پتہ چلا تو وہ مدینہ جا کر اس کو اپنے ساتھ لے آئے۔ جب مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ ان کا غلام ہے۔ چنانچہ اسے عبدالمطلب، عبدالمطلب کہنے لگے، اور بالآخر وہ اسی نام سے مشہور ہو گیا۔

عبدالمطلب بہت خوبصورت اور عظیم تھے۔ ان کے دور میں ان کا ہم مرتبہ کوئی نہ ہوا۔ وہ قریش کے سردار اور مکہ کے قافلہ تجارت کے ذمہ دار تھے۔ وہ جود و سخاوت اس قدر کرتے تھے کہ ان کا لقب فیاض پڑ گیا تھا۔ ان کے دسترخوان کا پس خوردہ مسکینوں، جانوروں اور چڑیوں کو کھانے کے لئے ڈال دیا جاتا تھا اور اس بنا پر ان کا یہ عرف بن گیا تھا کہ ”زمین پر انسانوں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر وحشی جانوروں اور چڑیوں کو کھلانے والا۔“

انہیں زمزم کا کنواں بھی کھودنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کنویں کو بنو جرہم نے مکہ سے جلا وطن ہوتے وقت پاٹ دیا تھا۔ اس وقت سے اس کی جگہ نامعلوم چلی آرہی تھی۔ عبدالمطلب کو خواب میں اس کی جگہ بتلائی گئی اور کھودنے کا حکم دیا گیا۔ انہوں نے کھودا تو پرانا کنواں برآمد ہو گیا۔

انہی کے زمانے میں خانہ کعبہ پر ہاتھی والوں کے حملے کا واقعہ پیش آیا۔ یہ سب جھٹی تھے۔ ان کے سردار کا نام ابرہہ تھا جو یمن پر قابض اور حکمران تھا۔ وہ خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ساٹھ ہزار لشکر جرار لے کر آیا، لیکن جب مکہ کے مشرق میں مزدلفہ اور منی کے درمیان ”وادی محسر“ میں پہنچا اور مکہ پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر پر چڑیوں کا جھنڈ بھیج دیا۔ جنہوں نے اس پر ٹھیکری جیسے پتھر برسادیے اور وہ کھائے ہوئے بھس کی طرح ہو گیا۔ یہ واقعہ آپ کی پیدائش سے ۵۵/۵۰ دن پہلے پیش آیا۔

آپ کے والد گرامی عبد اللہ عبدالمطلب کے سب سے خوبصورت، پاکدامن اور چمیت لڑکے تھے۔ انہیں ”ذبیح“ بھی کہا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ زمزم کی کھدائی کے دوران جب کنویں کے نشانات برآمد ہوئے تو قریش نے بھی عبدالمطلب کے ساتھ شرکت کرنی چاہی اور اس کے لئے ان سے جھگڑا کیا، جو بڑی مشکل سے فرو ہو سکا۔ یہ دیکھ کر عبدالمطلب نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے ان کو دس لڑکے دے دیئے اور ہر ایک مقابلے کے لائق ہوا تو ان میں سے ایک کو وہ اللہ کی راہ میں ذبیح کر دیں گے۔ اب اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کی یہ مراد پوری ہو گئی، چنانچہ انہوں نے سب لڑکوں کے درمیان قرعہ ڈالا۔ قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا، لہذا ان کو ذبیح کرنے کے لئے خانہ کعبہ کے پاس لے گئے، مگر قریش نے انہیں روک دیا۔ بالخصوص عبد اللہ کے بھائی اور ماموں سخت آڑے آئے۔ بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ ان کے بدلے ایک سو اونٹ ذبیح کئے جائیں، چنانچہ عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا، اسی لئے نبی (ﷺ) کو دو ذبیح کی اولاد کہا جاتا ہے۔ ایک ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے اور ایک آپ (ﷺ) کے والد عبد اللہ۔ اسی طرح آپ کو دو فدیہ دیئے گئے بزرگوں کی اولاد بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مینڈھے کا فدیہ دیا گیا تھا اور آپ کے والد کو سوا ونٹوں کا۔

عبد اللہ کی شادی آمنہ بنت وہب سے ہوئی، جو اس وقت قریش کی سب سے بلند پایہ خاتون تھیں۔

ان کا باپ وہب بھی بنو زہرہ کا سردار اور عالی نسب تھا۔ آمنہ شادی کے بعد ہی امید سے ہو گئیں۔ ادھر کچھ عرصہ بعد عبد المطلب نے عبد اللہ کو تجارت کے سلسلے میں مدینہ یا شام بھیجا۔ واپسی پر وہ مدینہ میں انتقال کر گئے اور انہیں نابغہ ذبیانی کے مکان میں دفن کر دیا گیا۔ اس وقت تک آپ پیدا نہیں ہوئے تھے۔

پیدائش: آپ مکہ مکرمہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر موسم بہار میں پیدا ہوئے۔ یہ دو شنبہ کی صبح تھی۔ اور ربیع الاول کی ۹/۔۔۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۱۲/ تاریخ۔۔۔ سال وہی تھا جس میں ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ چونکہ وہ اپنے ساتھ ہاتھی بھی لایا تھا اور عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اس لئے اس سال کا نام ”عام الفیل“ پڑ گیا۔ اس روز اپریل ۵۷۱ء کی ۲۲/ تاریخ تھی۔

پیدائش کے وقت دایہ کا کام حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ شفاء بنت عمرو نے انجام دیا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے۔ پھر والدہ نے عبد المطلب کے پاس آپ کی پیدائش کی خوشخبری بھجوائی۔ وہ شاداں و فرحاں تشریف لائے اور آپ کو خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس کا شکر ادا کیا اور اس توقع پر کہ ”آپ کی تعریف کی جائے گی“ آپ کا نام ”محمد“ رکھا۔ پھر عرب کے دستور کے مطابق ساتویں دن عقیقہ اور ختنہ کیا اور لوگوں کی دعوت کی۔

آپ کو آپ کے والد کی لونڈی ام ایمن گود کھلایا کرتی تھیں۔ وہ جشن تھیں، اور ان کا نام ”برکت“ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل کیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی نبوت کا دور پایا، اسلام لائیں اور ہجرت بھی کی، پھر آپ کی وفات کے پانچ چھ مہینے بعد وفات پا گئیں۔ رضی اللہ عنہا۔

رضاعت: آپ کی والدہ کے بعد سب سے پہلے ابو لہب کی لونڈی نے آپ کو دودھ پلایا، اس وقت اس کا اپنا جو بچہ دودھ پیتا تھا، اس کا نام مسروح تھا۔ ثویبہ نے آپ سے پہلے حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو اور آپ کے بعد ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کو بھی دودھ پلایا تھا، لہذا یہ تینوں آپ کے رضاعی بھائی ہوئے۔

حلیمہ سعدیہ کی گود میں: عرب کے شری باشندوں کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو شری بیماریوں سے بچانے کے لئے انہیں دودھ پلانے والی بدوی عورتوں کے حوالے کر دیا کرتے تھے، تاکہ ان کے پٹھے مضبوط اور ان کی عربی زبان خالص ٹھوس ہو جائے۔ اسی دستور کے مطابق عبد المطلب کو بھی دودھ پلانے والی دایہ کی تلاش تھی۔ ادھر بنو سعد بن بکر بن ہوازن کی کچھ عورتیں اسی غرض سے مکہ آئیں اور ان پر نبی (ﷺ) کو بھی پیش کیا گیا، مگر جب انہیں معلوم ہوتا کہ آپ یتیم ہیں تو وہ آپ کو لینے سے انکار کر دیتیں۔ ایک خاتون حلیمہ بنت ابو ذویب کو کوئی بچہ نہ ملا، لہذا انہوں نے مجبوراً آپ ہی کو لے لیا۔ مگر جب

لے لیا تو ان پر خوش قسمتی کا ایسا دروازہ کھلا کہ دنیا حیرت زدہ رہ گئی، جس کی ایک جھلک آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ کریں گے۔

حضرت حلیمہ کے والد ابو ذویب کا نام عبد اللہ بن حارث تھا اور وہ نبی (ﷺ) کے رضاعی نانا ہوئے۔ حلیمہ کے شوہر کا نام حارث بن عبد العزیٰ تھا۔ اور دونوں ہی قبیلہ سعد بن بکر بن ہوازن سے تعلق رکھتے تھے، اس طرح حارث کے بچے، بچیاں آپ کے رضاعی بھائی بن ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ عبد اللہ، انیسہ، جدامہ، ان کا لقب شیماء تھا اور اسی سے وہ مشہور ہوئیں۔ وہ قدرے بڑی تھیں اور آپ کو گود کھلایا کرتی تھیں۔

حلیمہ کے گھر میں برکت کی بارش: جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا کہ جب تک آپ حلیمہ کے گھر موجود رہے ان کا گھر برکتوں سے مالا مال رہا۔ حلیمہ کا بیان ہے کہ وہ جب آئی تھیں تو قحط سالی کا دور تھا، ان کے پاس ایک گدھی تھی جو اس قدر کمزور اور دلی تھی کہ پورے قافلے میں سب سے ست اور مرل چال چلتی تھی، ایک اونٹنی بھی تھی، مگر وہ ایک قطرہ دودھ نہ دیتی تھی۔ حلیمہ کا اپنا بچہ بھوک کی بے قراری سے پوری رات بلکتا اور چیختا رہتا، نہ خود سوتا نہ ماں باپ کو سونے دیتا۔ مگر جب وہ آپ کو لے کر اپنے ڈیرے پر آئیں اور گود میں رکھا تو سینے دودھ سے بھر گئے حتیٰ کہ آپ نے شکم سیر ہو کر دودھ پیا اور آپ کے ساتھ حلیمہ کے بچے نے بھی جی بھر کر پیا، پھر دونوں آرام کی نیند سو گئے۔

ادھر شوہر اٹھ کر اونٹنی کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ تھن سے دودھ ابلا چاہتا ہے، چنانچہ اس نے اس قدر دودھ دیا کہ دونوں نے خوب آسودہ اور سیراب ہو کر پیا اور نہایت پر سکون رات گزاری۔

مکہ سے واپسی میں حضرت حلیمہ اسی خستہ حال گدھی پر سوار ہوئیں اور اپنے ساتھ آپ کو بھی لیا مگر اب وہی گدھی اس قدر تیز چلی کہ پورے قافلے کو کاٹ کر آگے نکل گئی، اور کوئی گدھا اس کا ساتھ نہ پکڑ سکا۔

حضرت حلیمہ کا وطن دیار بنو سعد، سب سے زیادہ قحط زدہ تھا، مگر اس کے باوجود مکہ سے واپسی کے بعد ان کی یہ حالت ہوئی کہ جب بکریاں چر کر واپس آئیں تو ان کی کوکھ نکلی ہوتی، اور تھن دودھ سے لبریز ہوتے۔ میاں بیوی خوب دوتے اور پیتے، جبکہ کسی اور انسان کو دودھ کا ایک قطرہ بھی میسر نہ ہوتا۔

یوں اس خانوادے کو مسلسل خیر و برکت نصیب ہوتی رہی، یہاں تک کہ دو سال گزر گئے اور مدت رضاعت پوری ہو گئی، چنانچہ حلیمہ نے آپ کا دودھ چھڑا دیا۔ اس دوران آپ پختہ اور مضبوط ہو چکے تھے۔

کچھ اور عرصہ حلیمہ کے پاس: حلیمہ کا دستور تھا کہ وہ آپ کو ہر چھ مہینے بعد مکہ لائیں، والدہ اور خاندان کے لوگوں سے ملاقاتیں اور پھر اپنے دیار بنو سعد واپس لے جاتیں۔ جب مدت رضاعت پوری

اس کتاب کے جملہ حقوق ترجمہ، نقل و اشاعت محفوظ ہیں

جمادی الاول ۱۴۱۸ھ ستمبر ۱۹۹۷ء

تحلیات نبوت

ترجمہ

رَوْضَةُ الْأَنْوَارِ فِي سَيَرَةِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

تألیف
مولانا صفی الرحمن مبارکپوری
مؤلف: الحق الحق الحق



دارالعلوم

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ریاض - لاہور



دارالعلوم

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۷۴۳ ریاض ۱۱۴۱۶ مملکت سعودی عرب
فون نمبر ۲۰۳۳۹۴۲ فیکس ۲۰۲۱۶۵۹

(برامیچ پاکستان)

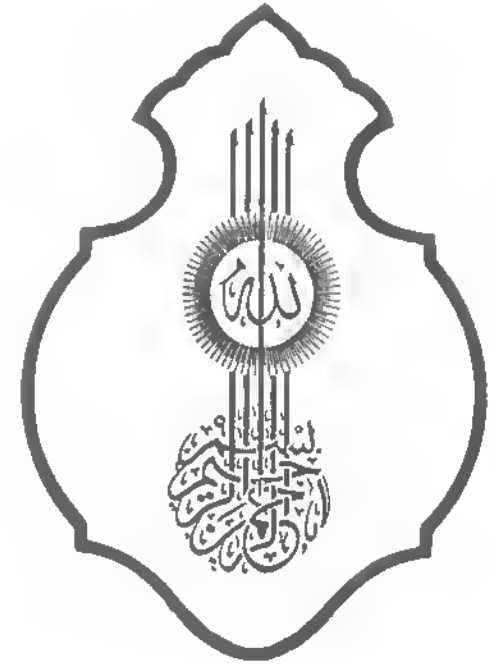
دارالعلوم

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

۵۰۔ نورمال نزد ایم اے او کالج لاہور۔ فون: ۲۲۰۰۲۴ فیکس ۷۳۵۴۰۷۲
(بیل نٹر) رحمن مارکیٹ (غزنی سٹریٹ) اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست مضامین

۲۰	سنہ ۹ ہجری یا ۲۱ نبوت	۷	عرض ناشر
۲۱	غزوات	۸	مقدمہ
۲۱	سنہ ۱۰ ہجری یا ۲۲ نبوت	۹	باب: ۱ سیرت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
۲۱	۱۱ ہجری	۹	نبوت
۲۲	خطبہ	۱۱	مسلمانوں کا وطن چھوڑنا
۲۳	باب: ۲ کتبہ کے حالات	۱۱	سنہ ۵ نبوت
۲۳	بیویاں	۱۱	سنہ ۶ نبوت
۲۳	(۱) ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۱	سنہ ۷ نبوت
۲۳	(۲) ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا	۱۱	سنہ ۱۰ نبوت
۲۳	(۳) ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا	۱۲	سنہ ۱۱ نبوت
۲۳	(۴) ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا	۱۲	سنہ ۱۲ نبوت
۲۳	(۵) ام المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۱۲	سنہ ۱۳ نبوت
۲۵	(۶) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۱۳	ہجرت
۲۵	(۷) ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۱۳	سنہ ۱۴ ہجری یا ۱۴ نبوت
۲۵	(۸) ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا	۱۳	سنہ ۲ ہجری یا ۱۵ نبوت
۲۶	(۹) ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۱۳	سنہ ۳ ہجری یا ۱۶ نبوت
۲۶	(۱۰) ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا	۱۴	سنہ ۴ ہجری یا ۱۷ نبوت
۲۶	(۱۱) ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا	۱۴	سنہ ۵ ہجری یا ۱۸ نبوت
۲۷	باب: ۳ خلق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم)	۱۴	سنہ ۶ ہجری یا ۱۹ نبوت
۲۸	صبر و حلم	۱۶	دعوت اسلام شاہی درباروں میں
۲۸	ادب اور تواضع	۱۶	سنہ ۶ ہجری
۲۸	جود و سخاوت	۲۰	قبائل کا مسلمان ہونا
۲۹	شرم و حیا	۲۰	سنہ ۸ ہجری یا ۲۰ نبوت
۲۹	مربانی اور محبت		



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اما بعد! یہ مختصر رسالہ (جو اب چوتھی^(۱) مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے) سیدنا نبی ﷺ کے محاسن و فضائل
اسی قدر دکھلا سکتا ہے جس قدر آفتاب کی روشنی کو ذرہ، لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ مستند فاضلوں کی بڑی
بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتے اور ناواقفیت کی وجہ سے تاریکی میں پڑے رہتے ہیں۔ امید ہے کہ اس مختصر کو
پڑھ کر مسلمانوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت اور ذوق اطاعت ترقی پذیر ہو گا۔ اور ناواقفوں کی بے
خبری کے حجاب کسی قدر اٹھ جائیں گے۔ رسالہ کا ہر فقرہ صحیح روایت سے لیا گیا ہے اور بڑے بڑے
مطالب کو چھوٹے چھوٹے فقروں میں ادا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ناچیز عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار قاضی احمد شاہ صاحب
مرحوم و مغفور کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے۔

﴿رَبَّنَا لَقَبَلْنَا مِنْكَ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ﴾

(قاضی) محمد سلیمان کان اللہ لہ

(۱) اس کتاب کا متن طبع چہارم سے ماخوذ ہے۔

باب: ۱

سیرت محمدیہ (ﷺ)

ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف (ﷺ) ہیں۔ عدنان سے اکیسویں پشت
میں ہوئے۔ عدنان چالیسویں پشت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نامور فرزند تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت
ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ آنحضرت ﷺ مکہ میں دو شنبہ کے دن نور بیج الاول کو پیدا
ہوئے۔ ابھی ماں کے پیٹ میں تھے کہ باپ کا انتقال ہوا۔ جب چھ سال کی عمر ہوئی تب ماں نے انتقال کیا۔
آنحضرت ﷺ کی والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہے۔ ان کا نسب تین پشت اوپر جا کر حضور ﷺ کے ددھیال سے
جاملتا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ آٹھ سال دو مہینے دس دن کے ہوئے تو دادا فوت ہوئے۔ ابو طالب جو
آنحضرت ﷺ کے والد عبد اللہ کا حقیقی بھائی ایک ماں سے تھا، سرپرست متعین ہوا۔ تیرہویں سال میں
شام کے سفر کو چچا کے ساتھ گئے تھے مگر راہ میں سے واپس آگئے۔ جوان ہو کر کچھ دنوں تجارت کرتے
رہے۔ پچیس سال کی عمر پوری ہونے پر خدیجہ بنتی خویلد کے ساتھ شادی کی۔ پھر حضورؐ اپنے اوقات کو اللہ
تعالیٰ کی عبادت یا لوگوں کی بھلائی میں پورا کرتے رہے۔ پینتیس سال کی عمر میں جب قریش میں کعبہ کی
عمارت میں حجر اسود کی تنصیب پر جھگڑا ہوا۔ سب نے آنحضرت ﷺ کو صادق اور امانت والا جان
کر منصف بنایا۔

نبوت

چالیس سال ایک دن کی عمر ہوئی تو اللہ کی وحی ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ خدیجہ بنتی خویلد (بیوی)
علی مرتضیٰ بنتی خویلد (بھائی عمر دس سال) ابو بکر صدیقؓ (دوست) زید بن حارثہؓ (مولا آنحضرتؐ) فوراً مسلمان
ہوئے۔ پھر حضرت صدیقؓ کی ہدایت سے عثمان غنیؓ، عبد الرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، طلحہؓ،
زبیرؓ مسلمان ہوئے۔ ابو عبیدہؓ، ابو سلمہؓ، ارقمؓ، عثمان بن مظعون اور عبد اللہ بن مسعودؓ عبیدہ بن
الحارثؓ، سعید بن زیدؓ، یاسرؓ، عمارؓ، بلالؓ ان کے بعد مسلمان ہوئے۔ عورتوں میں حضرت خدیجہ بنتی خویلدؓ

اور نبی ﷺ کی بیٹیوں کے بعد ام الفضل رضی اللہ عنہا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) مسلمان ہوئیں۔ پھر اسماء رضی اللہ عنہا (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی) پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا (عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن)۔

تین برس تک آنحضرت ﷺ چپکے چپکے لوگوں کو اسلام سکھاتے رہے۔ پھر کھلم کھلا سکھانے لگے۔ جہاں کوئی کھڑا بیٹھا مل جاتا یا مجمع نظر آتا وہیں جا کر ہدایت فرماتے تھے۔ مکہ والے اب مسلمانوں کو ستانے لگے۔ ان کو رنج یہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ہو جاتا ہے، وہ بت پوجنا چھوڑ دیتا ہے۔ مسلمان دو برس تک بڑی بڑی تکلیفیں سہتے رہے۔ پھر انہوں نے تنگ آکر مکہ سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا۔



مسلمانوں کا وطن چھوڑنا

سنہ ۵ نبوت:

رجب میں سب سے پہلے عثمان غنیؓ گھر بار چھوڑ کر اپنی زوجہ رقیہؓ کو (جو نبی ﷺ کی دوسری بیٹی ہیں) ساتھ لے کر حبش کو روانہ ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”حضرت لوط علیہ السلام پیغمبر کے بعد عثمان پہلا شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا ہے۔“ ان کو سمندر تک پانچ عورتیں اور بارہ مرد مزید جاملے ان کے پیچھے بہت سے مسلمان حبش گئے۔ ان میں حضرت جعفر طیارؓ بھی تھے جو حضرت علی مرتضیٰؓ کے سگے بھائی ہیں۔

سنہ ۶ نبوت:

حزہؓ (آنحضرت ﷺ کے چچا) اور ان سے تین دن پیچھے حضرت عمر فاروقؓ مسلمان ہوئے۔ مسلمان اس وقت تک چھپ چھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اب کعبہ میں جا کر پڑھنے لگے۔

سنہ ۷ نبوت:

قریش نے آپس میں ایک عہد نامہ لکھا کہ ”کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ لین دین اور رشتہ ناطہ نہ کرے۔ ہاشمی قبیلہ کے ساتھ بھی لین دین، رشتہ ناطہ بند کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔“ اس ظلم کی وجہ سے آنحضرت ﷺ اور ہاشمی قبیلے کے سب لوگ ایک پہاڑی کی کھوہ میں (شعب ابی طالب) میں بند رہے۔ کھانے پینے کی چیزیں بھی دشمن اندر نہ جانے دیتے۔ گڑھی کے اندر بچے جب بھوک کے مارے روتے تو ان کے رونے کی آواز شہر تک سنائی دیتی۔ کوئی شخص ترس کھاتا تو تھوڑا بہت اناج چھپ چھپا کر رات کو پہنچا دیتا تھا۔ ان سب سختیوں پر بھی آنحضرت ﷺ اللہ کے پاک نام اور سچے دین کو برابر پھیلاتے رہے۔

سنہ ۱۰ نبوت:

آنحضرت ﷺ طائف پہاڑ پر اسلام کا دعوہ فرمانے گئے۔ جب آنحضرت ﷺ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگ پتھر مارا کرتے، حضور ﷺ لبو میں ترہ ترہو جاتے، لبو بہہ بہہ کر جوتے میں جم جاتا، پاؤں سے جوتا اتارنا مشکل ہو جاتا۔ ایک دن آنحضرت ﷺ کے اتنی چوٹیں لگیں کہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو ساتھ تھے۔ حضور ﷺ کو اٹھا کر بستی سے باہر لے گئے۔ منہ پر پانی چھڑکنے سے ہوش